بدھ
۲۰۔ جولائی ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۶۰ | بدھ ۔۱۰۔ صفر ۱۴۱۵ھ ۲۰ وفا ۱۳۷۳ ھش ۲۰۔ جولائی ۱۹۹۴ء

چاہئے کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں

جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہئے۔ جب سب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر کے خوف دلانے سے بسا اوقات لوگوں کے دلوں پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ مرجاتے ہیں تو پھر خوف الٰہی کا اثر کیوں کر نہ ہو۔ چاہئے کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض اشیاء میں نہاں در نہاں ایک ظلّ اصلی شے کا آجاتا ہے۔ وہ شے طفیلی طور پر کچھ حاصل کرلیتی ہے۔ مثلاً راگ اور خوش الحانی، لیکن دراصل سچی لذّت اللہ تعالیٰ کی محبت کے سوا اور کسی شے میں نہیں ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ دوسری چیزوں سے محبت کرنے والے آخر اپنی حالت سے توبہ کرتے اور گھبراتے اور اضطراب دکھاتے ہیں۔ مثلاً ہر ایک فاسق اور بدکار سزا کے وقت اور پھانسی کے وقت اپنے فعل سے پشیمانی ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو ایسی استقامت عطا ہوتی ہے کہ وہ ہزار ایذائیں دیئے جائیں، مارے جائیں، قتل کئے جائیں، وہ ذرہ جنبش نہیں کھاتے۔ اگر وہ شے جو انہوں نے حاصل کی ہے اصل نہ ہوتی اور فطرت انسانی کے ٹھیک مناسب نہ ہوتی، تو کروڑوں موتوں کے سامنے ایسے استقلال کے ساتھ وہ اپنی بات پر قائم نہ رہ سکتے۔

یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے اور فطرت انسانی کے نہایت قریب یہی بات ہے جو ان لوگوں نے اختیار کی ہے اور کم از کم بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمیوں نے اپنے سوانح سے اس بات کی صداقت پر مہر لگادی ہے"۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۰۸-۵۰۹)

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کے حالات زندگی

○ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ ۹۔ ستمبر ۱۹۲۷ء کو موضع دھیر کے کلاں تحصیل و ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ اس طرح بوقت وفات آپ کی عمر ۶۷ سال تھی۔ آپ کے والد محترم کا اسم گرامی محترم چوہدری رحمت خان صاحب تھا جو بیت الفضل لندن کے امام رہے ہیں۔ آپ کے دادا حضرت چوہدری خوشی محمد صاحب حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ محترم چوہدری غلام رسول صاحب سابق ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ اور سابق سپرنٹنڈنٹ دار الحمد لاہور آپ کے چچا تھے۔

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ میٹرک زمیندارہ ہائی سکول گجرات سے کیا۔ اپریل ۱۹۴۳ء میں رائل انڈین ائرفورس میں بھرتی ہوئے۔ اور اپریل ۱۹۶۸ء میں فلائٹ لیفٹیننٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ جس کے بعد آپ ربوہ تشریف لے آئے۔ جہاں پر آپ نے خدمت دین کے مختلف کاموں کے سلسلہ میں خدمات انجام دیں۔ بیت الاقصیٰ کی تعمیر کی

باقی صفحہ ۷ پر

خدا کے احسان کی یاد میں اس کے بندوں سے احسان کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

امر واقع یہ ہے کہ ماں باپ کے احسان کے بدلے اُتر ہی نہیں سکتے۔ نہ خدا کے احسان اتر سکتے ہیں فرمایا اگر تو بوجھ محسوس کرتا ہے تو احسان کر کیونکہ اسی میں تیری بہتری اور تیری بھلائی ہے۔ اور یہ سارے احسانات جن کا بعد میں ذکر آئے گا یہ اللہ کے احسان کی یاد میں ہی کئے جا رہے ہیں۔ اللہ کے بے شمار احسانات ہیں ان کا بدلہ خدا سے تو آپ اتار نہیں سکتے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں پر احسان کرو اگر تم احسان مند ہو اور یہ ہمیں خدا کا احسان اتارنے کی کوشش کرنے میں ایک رستہ بتا دیا۔

یہ بات جو میں بیان کر رہا ہوں یہ حقیقت ہے یہ کوئی ملمع کاری نہیں بلکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے انہی معنوں میں اس مضمون کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا۔ جبکہ فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں سے ناراضگی کا اظہار فرمائے گا اور اس رنگ میں ان سے باتیں کرے گا کہ دیکھو جب میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ جب میں پیاسا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا جب میں ننگا تھا تو نے مجھے کپڑے نہیں پہنائے۔ جب میں بے گھر تھا مجھے گھر مہیا نہ کیا ہر دفعہ بندہ سن کر یہ کہے گا کہ اے خالق! میں محتاج ہوں تو محتاج نہیں تو کب پیاسا تھا جبکہ میں نے تجھے پانی نہیں پلایا۔ تو کب بھوکا تھا جب میں نے تجھے کھانا نہیں کھلایا۔ تو ہر دفعہ اللہ یہ جواب دے گا جب میرا ایک بندہ پیاسا تھا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا تو تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ جب میرا ایک غریب بندہ بھوکا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تو گویا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ اللہ کی عظمتوں کا کوئی حساب نہیں ہے وہ بھی اپنے لئے عاجزی کے رنگ ڈھونڈھ لیتا ہے حالانکہ ہر قسم کے عجز سے پاک ہے۔ تو اس (-) میں یہی مضمون ہے کہ اصل تو خدا کا احسان ہے مگر خدا کا احسان تم خدا پر اتار نہیں سکتے۔ خدا کے احسان کی یاد میں میرے بندوں سے احسان کا سلوک کرو۔ اور ان میں سب سے پہلے ماں باپ کا حق ہے۔ سب سے پہلے سر فہرست ماں باپ کو بیان فرمایا۔

(از خطبہ ۱۳۔ مئی ۱۹۹۴)

قیمت		روزنامہ
دو روپیہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	الفضل ربوہ

۲۰- وفا ۱۳۷۳ ھش — ۲۰- جولائی ۱۹۹۴ء

پلّے پڑنا

۱۹۵۵ء میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) نے انگلستان میں احمدی مربیوں کی ایک عالمی کانفرنس منعقد فرمائی تھی۔ حضور نے اس سے قبل فرمایا تھا کہ قصہ زمین بر سرزمین نپٹانے کے لئے کانفرنس بلائی ہے۔ راقم السطور افریقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق اس میں شریک ہوا۔

مکرم خلیل احمد صاحب ناصر (امریکہ) مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ (انگلستان) اور بعض دیگر مربیوں نے مکرم (ڈاکٹر) عبدالسلام صاحب سے ملاقات کا پروگرام بنایا۔ جب کیمبرج پہنچے تو ان کی قیام گاہ کا پتہ کرکے ان کے پاس گئے۔ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ یوں لگتا تھا کہ اس کے درمیان انگیٹھی ہے اور اس کے گرداگرد کاغذ بکھرے پڑے ہیں۔ راقم السطور نے کہا "سلام صاحب ہمیں کچھ بتائیے کہ آپ کیا پڑھ رہے ہیں۔" مکرم سلام صاحب مسکرائے اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہنے لگے۔ میں آپ کو کیا بتاؤں۔ آپ کو میری بات کی سمجھ نہیں آئے گی۔ بالفاظ دیگر آپ کے پلّے کچھ نہیں پڑے گا۔ یہ بات سن کر حیرانگی تو ہوئی لیکن بات بالکل ٹھیک تھی۔ ہمیں ان کے موضوع تعلیم سے ہم آہنگی نہ ہونے کے باعث ان کی بات سمجھ نہ آتی گویا ہمارے پلّے کچھ بھی نہ پڑتا۔ یہ ان کا قصور نہیں تھا ہماری اپنی ذاتی کم علمی یا ایک خاص علم سے ناواقفیت کا نتیجہ تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک کسی موضوع سے ہم آہنگی نہ ہو اس کا سمجھنا آسان نہیں ہے۔ ایک طرف بہت زیادہ۔ یا بہت مختلف علم۔ اور دوسری طرف کم علمی یا اس خاص علم سے ناواقفیت۔

گذشتہ دنوں الفضل میں ڈاکٹر پرویز پروازی کا جو مضمون حضرت مولانا راجیکی صاحب کے متعلق چھپا ہے اور جس میں پرویز صاحب کے پلّے کچھ نہ پڑنے کا ذکر ہے۔ وہ بھی کچھ ایسی ہی بات تھی ایک طرف بہت بڑا عالم۔ صوفی اور فلسفی بزرگ اور دوسری طرف صرف اردو کے ایک زاویہ۔ غزل۔ ڈرامہ۔ افسانہ۔ زبان وغیرہ کا ڈاکٹر یعنی پی ایچ ڈی۔ پروازی صاحب کے اگر پلّے کچھ نہیں پڑتا تھا تو یہ حضرت راجیکی صاحب کے علم سے ان کی ہم آہنگی نہ ہونے کا باعث ہے۔ حضرت راجیکی تو عالم تھے۔ صوفی تھے اور فلسفی تھے۔ ان کی باتیں اردو کے ایک شعبہ میں پی ایچ ڈی کرنے والے کے پلّے کس طرح پڑ سکتیں۔ اس مضمون میں پروازی صاحب نے حضرت راجیکی صاحب کی ہرگز ہرگز تنقیص نہیں کی۔ اور اگر وہ ایسا کرتے تو ان کا مضمون قابل اشاعت نہ سمجھا جاتا۔

پلّے پڑنے کے محاورہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

نظر نظر سے ملا کر کوئی تو بات کرو
سکونِ دل کو کبھی وقفِ حادثات کرو
جنہیں یقیں نہیں آتا کہ ہار سکتے ہیں
قدم قدم پہ ہراؤ، انہیں کو مات کرو

ابوالاقبال

اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے
عابد ہے تو معبود کی تُو حمد و ثنا کر

گر بندۂ رحماں ہے تو پھر اُس سے وفا کر
اِنساں ہے تو اِنسان کے ہر حق کو ادا کر

میں بندۂ عاصی ہوں مگر ہُوں ترا بندہ
خاکی ہُوں مجھے رفعتِ افلاک عطا کر

ہو جاتا ہوں مَیں جب کسی مُشکل میں گرفتار
آجاتا ہوں گھر میں ترے زنجیر ہلا کر

مانگا ہے نہ مانگوں گا کبھی اَور کسی سے
جو بھی تجھے دینا ہے وُہ خُود مجھ کو عطا کر

اللہ کا دَر چھوڑ کے جائیگا کدھر تُو
جس دَر کا سوالی ہے اسی دَر پہ صدا کر

اللہ کی مُلاقات اگر ہے تجھے مطلوب
اِک وار سے شیطان کا سَر تَن سے جدا کر

جانا ہے مجھے منزلِ انعام پہ جاناں!
پہنچا دے وہاں اپنی حفاظت میں چلا کر

وُہ شخص جو بدیوں کے شکنجے میں کسا ہو
جا! خُوبیٔ کردار سے تُو اُس کو رہا کر

ہر حال میں تُو اپنا بنا لے یہی مسلک
جو تیرا بُرا چاہے، تُو اُس کا بھلا کر

جو ظُلم کی برچھی سے تجھے کرتے ہیں زخمی
دل کھول دے اور دولتِ ایمان عطا کر

"هَل اَنتَ تَقَبَّلتَ دُعاءِی"؟ مرے آقا
فرمایا محبت سے "نَعَم" سر کو ہلا کر

محمد سعید انصاری

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

بچوں کی تربیت سے متعلق زریں ہدایات

"سب سے پہلی بات جو بچے کی تربیت کے واسطے ماں باپ کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ بچے کے ذہن میں کسی بدی کی نسبت یہ خیال نہ پیدا ہونے دیں کہ اس کی کوئی اہمیت نہیں تاوہ اس بدی کو حقیر نہ سمجھنے لگ جائے۔

بہت سے ماں باپ جو دل سے چاہتے ہیں کہ بدی کا اثر ان کے بچوں پر نہ ہو لیکن وہ اپنا نمونہ ایسا ان کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ بچوں کی نگاہ میں وہ بدی حقیر ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے بدی کا خیال ان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً عام طور پر ماں باپ یہ چاہتے ہیں کہ بچہ جھوٹ نہ بولے۔ لیکن خود اس کے سامنے جھوٹ بول لیتے ہیں۔ بعض اوقات ایک کام کو جو انہوں نے کیا ہوتا ہے مگر بچے سے اس کو چھپانے کے لئے کیونکہ اس کو چھپانا بچے کے حق میں مفید ہوتا ہے وہ انکار کر دیتے ہیں۔ یا اگر بالکل صاف انکار نہیں کرتے تو ٹال مٹول اور ہیر پھیر کرنے لگ جاتے ہیں۔ تا بچے کا خیال اس کی طرف سے بدل جائے۔ لیکن بچے کا ذہن خدا نے ایسا بنایا ہوتا ہے کہ وہ نہایت ہوشیار ہوتا ہے کیونکہ وہ ترقی کر رہا ہوتا ہے اور اپنا علم بڑھا رہا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہر بات کی چھان بین اور جستجو کرتا ہے اور بات کو فوراً تاڑ جاتا ہے۔ ماں باپ تو سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم اس کی خیر خواہی کر رہے ہیں کہ اس سے اس بات کو چھپا رہے ہیں اگر نہ چھپائیں تو اس کو نقصان ہو گا لیکن ان کی اس روش سے وہ یہ سبق حاصل کر رہا ہوتا ہے کہ ایک کام کر کے پھر اس سے انکار بھی کیا جا سکتا ہے یا اس کو ادھر ادھر کی باتوں سے چھپایا بھی جا سکتا ہے کیونکہ وہ یہ خوب سمجھتا ہے کہ ماں باپ نے ایسا کام کیا تو ضرور ہے مگر اب وہ مجھ سے چھپا رہے ہیں۔ پس پہلی غلطی اولاد کی تربیت میں جو والدین سے سرزد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو نقص اور عیب سے بچائیں مگر خود پوری پوری احتیاط نہیں کرتے اور اپنا نمونہ اور عمل ان کے سامنے اچھا پیش نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ خود ہی بچوں کو جھوٹ سکھانے کے موجب ہو جاتے ہیں اور اسی طرح ایک اور عیب چوری ہے۔ میرے نزدیک چوری جھوٹ سے بھی زیادہ دیانت داری کے ساتھ ماں باپ بچوں کو سکھاتے ہیں۔ اور گویا خصوصیت سے بچوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ مثلاً بعض دفعہ ماں باپ ایک چیز بچے کو نہیں دینا چاہتے۔ لیکن اس کے اصرار کی وجہ سے اس کو دے دیتے ہیں۔ اور پھر نظر بچا کر وہ چیز اس سے چھپا لیتے ہیں۔ بے شک ان کا یہ فعل اخلاقاً "چوری" نہیں کہلا سکتا کیونکہ وہ ان کی اپنی چیز ہے۔ جسے وہ بچہ کو نہیں دینا چاہتے وہ نظر بچا کر اٹھا لیتے ہیں۔ مگر اس سے بچوں کے اندر اس بات کی حس پیدا ہو جاتی ہے کہ ایسا بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر وہ بھی یہ کوشش کرنے میں لگ جاتے ہیں کہ ہم بھی چیز چھپائیں۔ تو ماں باپ کی اس روش کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جھوٹ سے بڑھ کر نہایت آسانی سے چوری کی عادت بچہ ان سے سیکھ لیتا ہے۔

الغرض پہلا طریق جو بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ماں باپ ایسا طریق اختیار نہ کریں اور اپنے افعال ایسے رنگ میں بچے کے سامنے پیش نہ کریں جس سے بچے کے ذہن میں بد افعال کی طرف توجہ پیدا ہو۔

ایک اور نقص بھی ہے جو بچوں کی تربیت میں میں نے دیکھا ہے یہ نقص اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ ماں باپ غریب ہوتے ہیں۔ یا امیر۔ ان دونوں صورتوں میں بچوں میں دو نقص پیدا ہو جاتے ہیں جو میں آگے بیان کروں گا۔ غریبوں کے اندر غربت کی وجہ سے بعض نقائص پیدا ہو جاتے ہیں اور امیروں کی اولاد میں آسودگی اور وسعت مال کی وجہ سے بعض نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض امیروں کو میں نے دیکھا ہے۔ بچوں کو اتنا جیب خرچ دیتے ہیں۔ جس سے ان کی عادات اور اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ اور ان میں آوارگی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بچے کی وقتی ضرورت سے زیادہ جیب خرچ کا اس کے پاس جمع ہو جانا تمام بد صحبتوں اور بد اخلاقیوں کا منبع ہے۔ کیونکہ وہ بچے جن کے اخلاق خراب ہو چکے ہوتے ہیں جب ان کے ہاتھ میں کوئی پیسہ نہیں ہوتا جس سے وہ اپنی آوارگی کی عادت کو پورا کر سکیں تو وہ پھر امیر لڑکوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور ان سے تعلق پیدا کر کے جہاں وہ اپنی بد عادات کو ان کے پیسوں کے ذریعہ پورا کرتے ہیں۔ وہاں ان امیر لڑکوں کے اخلاق اور عادات کو بھی بگاڑ دیتے ہیں۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ بچہ کے ہاتھ میں پیسہ بالکل دیا ہی نہ جائے کیونکہ بچوں کو ان کی ضرورت کے مطابق پیسے دینا بھی ضروری ہے تاکہ اس سے ان کے اندر خرید و فروخت کا ملکہ پیدا ہو۔ لیکن اتنا خرچ ان کو نہیں دینا چاہئے جسے وہ اپنے پاس جمع رکھ سکیں کیونکہ ایسی حالت میں شریر اور آوارہ لڑکے ان کے پاس جمع ہو کر ان کے اخلاق کو خراب کر دیتے ہیں اور ان کو بھی آوارہ بنا دیتے ہیں۔ چونکہ غریب لڑکوں کے گرد جمع ہونے سے ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جن لڑکوں کو بری عادتیں پڑ جاتی ہیں وہ امیر لڑکوں کو تاڑتے رہتے ہیں اور آوارہ گرد لڑکے اپنی بد عادات کے پورا کرنے کے لئے امیروں کے لڑکوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ مجھے سخت حیرت ہوئی اپنے ایک معزز دوست پر کہ وہ اپنے بچے کو پچاس روپیہ ماہوار جیب خرچ دیتے اور ابھی کہتے تھے کہ میں نے اس کا جیب خرچ آگے سے کم کر دیا ہے۔ میں اس لئے اسے اتنا جیب خرچ دیتا ہوں کہ تا قادیان میں اس کا دل لگا رہے۔ وہ ایک مخلص شخص ہیں اور ان کا لڑکا بھی گو ابھی بچہ ہے لیکن جہاں تک میں سمجھتا ہوں مخلص ہے۔ مگر یہ طریق بچے کے اخلاق کو سخت بگاڑنے والا ہے۔ بچے کو اس کا جیب خرچ روزانہ اتنا دینا چاہئے جس سے اس کی وقتی ضرورت پوری ہو جائے۔ پھر ماں باپ کو یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ جس ضرورت کے لئے اس نے پیسے لئے ہیں اس پر اس نے خرچ بھی کئے ہیں یا نہیں۔ پہلے اس سے دریافت کر لینا چاہئے کہ کس ضرورت کے لئے وہ پیسہ لیتا ہے۔ مثلاً وہ خربوزے لینا چاہتا ہے۔ یا آم خریدنا چاہتا ہے یا کچھ اور۔ پھر بات کی تحقیق کر لینی چاہئے کہ بتائی ہوئی ضرورت کے مطابق اس نے چیز لی بھی ہے یا نہیں۔ اگر اس طرح نگرانی کی جائے تو بچے آوارگی سے بچ جائیں گے۔ اور ان کے پاس آوارہ اور بد عادات کے لڑکے جمع نہ ہو سکیں گے۔

دوسرا نقص بچوں کے اخلاق بگاڑنے والی غربت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ ایسے ماں باپ بعض دفعہ خود حریص ہوتے ہیں وہ کوئی چیز لاتے ہیں تو خود کھا لیتے ہیں۔ اور بچہ کو نہیں دیتے۔ اس لئے بچہ گھر سے چوری چیز نکال کر کھانے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ باہر کی بھی چوری کرنے لگ جاتا ہے۔ اس طرح اس کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں۔ اور وہ آوارہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ماں باپ کو چاہئے کہ اگر کوئی چیز گھر میں لائیں تو پہلے بچوں کو دیں پھر آپ کھائیں۔

دوسرا نقص جو اس غربت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے وہ اس طرح کہ بعض ماں باپ ایسا تو نہیں کرتے کہ چیز خود کھا لیں اور بچہ کو نہ دیں۔ لیکن جب بچے کے دل میں کسی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور وہ خود نہیں خرید سکتے تو دوسروں سے مانگ کر کہ ہمارے بچے کا بھی دل کر رہا ہے وہ اسے دے دیتے ہیں۔ مگر اس طریق سے بجائے اس کے کہ بچے کی خواہش کو ماریں اور بھی اس کی خواہشات کو ابھارتے ہیں حالانکہ اگر بچے کو سمجھایا جائے کہ بچہ ہم غریب ہیں یہ چیز نہیں خرید سکتے تو بچے جیسا صابر بھی کوئی نہیں۔ وہ اتنا کہہ دینے سے بھی خوش ہو جاتا ہے کہ لیکن اگر اپنے پاس کچھ نہیں اور بچے کی خواہش کو دوسرے سے چیز لے کر پوری کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ بچے کے اندر صبر اور قناعت کا مادہ نہیں پیدا ہو گا اور اس کی حرص بہت بڑھ جائے گی۔ پس غرباء کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی خواہشات کو ابھاریں نہیں بلکہ ان کو مارنے کی کوشش کریں تا ان کے اندر صبر اور قناعت کا مادہ پیدا ہو۔ پھر ایسے مقامات پر بچے کو کھڑا نہیں رہنے دینا چاہئے جہاں امراء اچھی اچھی چیزیں کھا رہے ہوں۔ بچوں کو ہی ایسے مقامات پر کھڑے ہونے سے نہیں روکنا چاہئے بلکہ بڑوں کو بھی یہی حکم ہے۔ کہ جو چیز تمہارے پاس نہیں اگر دوسروں کے پاس ہے تو اس کو دیکھنا بھی گناہ ہے کیونکہ اس سے خواہش بد پیدا ہو گی۔ بعض غریب آدمی اپنے بچوں کو ایسے مقامات پر کہ جہاں امیر لوگ کھاتے پیتے ہوں کھڑے ہونے اور دیکھنے سے نہیں روکتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کی ان کے اندر حرص پیدا ہوتی ہے اور جب ان کی حرص پوری نہیں ہوتی تو پھر کسی نہ کسی طرح اس چیز کے حاصل کرنے کی بے جا کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ بچوں کو ایسی جگہوں سے روکیں اور وہاں ان کو کھڑا نہ ہونے دیں۔ ایسی حالت میں کسی کو کچھ کھاتے پیتے دیکھنا بھی عیب ہے۔ جس سے لالچ اور حرص پیدا ہوتی ہے جو بچوں کی آوارگی کا موجب ہوتی ہے۔ غرض والدین اپنے بچوں کی تربیت کے لئے اگر ان باتوں کی احتیاط رکھیں تو ان کے اخلاق کی درستی میں بہت کچھ تقویت پیدا ہو سکتی ہے۔

(منقول از الفضل ۱۸ جون ۱۹۶۵ء)

اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لو

جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے۔ کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے۔ خدا کے رسول کے لئے۔ خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ در حقیقت مجھے پہنچتا ہے۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مولانا ابوالعطا صاحب

محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم

مولانا احمد خان صاحب نسیم فاضل ان مخلصین خدام سلسلہ میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی راہِ خدا میں وقف کی اور مقدور بھر اپنا فرض ادا کر کے رب کریم کے پاس پہنچ گئے ہیں۔

مولانا موصوف کی وفات ایک جماعتی صدمہ ہے وہ جماعت کے ایک بابرکت وجود تھے۔ جماعت کی دیہاتی جماعتوں میں خاص طور پر ان کے نیک اثرات مدتوں قائم رہیں گے اور ساری ہی جماعت میں ان کا ذکر خیر جاری رہے گا۔

مولانا احمد خان صاحب کی ابتدائی تعلیمی زندگی قادیان میں ہی گزری ہے مدرسہ کی زندگی میں وہ جہاں اچھے صحت مند اور ہونہار طالب علم تھے وہاں وہ فٹ بال وغیرہ کھیلوں میں بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مضبوط اور تنومند جسم بھی عطا فرمایا تھا۔

مولوی صاحب نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد (دعوت الی اللہ کی) تربیت حاصل کی اور آپ کئی سال تک سرزمین برما میں پیغام حق پہنچاتے رہے اور اس راہ میں کافی مشقت بھی برداشت کی۔ متحدہ ہندوستان اور پھر پاکستان میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی زیر تربیت بالخصوص دیہات میں پوری ہمت سے فریضہ دعوت الی اللہ ادا کرتے رہے۔ حضرت چوہدری صاحب کی وفات کے بعد مقامی (دعوت الی اللہ) کی پوری ذمہ داری محترم مولانا کے کندھوں پر تھی آپ پاکستان کے چھ اضلاع کے انچارج تھے متعدد مربیان آپ کے ماتحت کام کرتے تھے اور آپ کا عہدہ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تھا آپ کو اپنے کام سے بہت لگن تھی رات ہو یا دن جب بھی سلسلہ کی ضرورت سامنے آتی تھی آپ پوری مستعدی سے خدمت سلسلہ بجالاتے اور سفر کرنے میں کسی قسم کی دقت محسوس نہ کرتے تھے۔ اپنے رفقاء میں بھی یہی دھن انہوں نے پیدا کر دی تھی۔ وہ مربیان جو بے لوث اور ہمہ وقت خدمت دین کے لئے تیار ہوتے تھے ان سے انہیں بہت پیار تھا۔ اور ان کی امداد سے انہیں بہت خوشی ہوتی تھی مولوی صاحب موصوف میں جو بہت سی خوبیاں تھیں ایک خوبی یہ تھی کہ وہ نظام سلسلہ کے بہت پابند تھے حضرت امام جماعت سے انہیں والہانہ محبت تھی ان کی اطاعت عشق کا رنگ رکھتی تھی حضرت صاحب کے ارشادات کے سامنے کسی قیاس اور اجتہاد کی گنجائش کا سوال نہ ہوتا تھا۔ جو امام نے فرمایا ہے اسی میں خیر و برکت ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کو بھی ان سے بہت الفت تھی آپ مولوی صاحب کی بہت قدر کرتے تھے مولوی صاحب کی وفات سے آپ کو بہت صدمہ ہوا ہے آپ نے ان کے جنازہ اور تدفین کے موقعہ پر جس انداز میں دعا کی وہ ایک خاص رنگ تھا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث بوجہ مدرسہ میں کلاس فیلو ہونے کے مولوی صاحب کو شروع سے جانتے تھے۔

مولانا احمد خان صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھی معاملہ میں بہت اچھے تھے۔ ہر انسان کی طبیعت کا اپنا رنگ ہوتا ہے مولوی صاحب موصوف کی طبیعت اس پہلو سے بہت اچھی تھی کہ سفر و حضر میں رفقاء سے تعاون کا رنگ غالب ہوتا تھا مجھے کئی مرتبہ سال میں ان کے ہمراہ شکار پر جانے کا موقعہ ملتا رہا متعدد دوست ساتھ ہوتے تھے۔ شکار کرتے اور شکار تقسیم کرنے میں مولوی صاحب موصوف کا خاص طریق ہوتا تھا۔ عام طور پر مولوی صاحب اڑتے پرندوں کو شکار کرتے تھے اور اکثر و بیشتر ان کا نشانہ کارگر ثابت ہوتا تھا۔ میرا اندازہ ہے کہ ہمارے ساتھی شکاریوں میں مولوی احمد خان صاحب نسیم کو خاص امتیاز حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے آمین

مولوی صاحب کا (دعوت الی اللہ) اور تربیتی انداز گفتگو سادہ دل نشین اور مخلصانہ ہوتا تھا ان کی باتیں عام فہم ہوتی تھیں تکلف اور تصنع انکی طبیعت میں نہ تھا جہاں انسان مل کر رہتے ہیں باہم اختلاف رائے بھی ہو جاتا ہے مگر مولوی صاحب کی روادارانہ طبیعت اور خاموشی انداز کے نتیجہ میں انجام بہتر ہوتا تھا اللہ تعالیٰ نے مولانا موصوف کو ہونہار بچے عطا فرمائے ہیں بڑے بیٹے پرواز ی صاحب ایم اے ایک بہترین ادیب و شاعر ہیں وہ ان دنوں اوساکا یونیورسٹی (جاپان) میں اردو کے پروفیسر ہیں۔ (آجکل آپ سویڈن میں ہیں)

دوسرا ایک بچہ عزیز نسیم مہدی صاحب جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کر کے واقف زندگی کے طور خدمت سلسلہ کے لئے مقرر ہو چکا ہے۔ (آج کل آپ کینیڈا میں بطور مربی انچارج ہیں) دوسرے بچے بھی اپنی اپنی جگہ قابل ہیں۔

مولوی صاحب موصوف کئی سال سے ذیابیطس کے مریض تھے۔ ایک تھیلے میں ادویہ اور پھل وغیرہ ساتھ رکھتے تھے چونکہ مجھے بھی یہ مرض لاحق ہے اس لئے کئی دفعہ اس بارے میں تبادلہ خیالات ہوتا رہتا تھا۔ اور مولوی صاحب کے کئی نسخے معلوم ہو جاتے تھے ان کی وفات غیر متوقع طور پر آنکھ کے اپریشن کے موقع پر لاہور میں ہوئی گویا ایک رنگ میں (راہ خدا) میں موت ہے اور یوں بھی وہ دین کے سچے خادموں میں سے تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے (۲۶ [illegible] ۱۹۷۶ء)

تعارف

مولانا عبدالباسط شاہد

گلدستہ

خوبصورت سرورق، عمدہ کاغذ، اچھی کتابت والا، یہ کتابچہ جسے بجا طور پر گلدستہ کا نام دیا گیا ہے بہت ہی عمدہ اور مفید مواد پر مشتمل ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اسے ایسے سدا بہار پھولوں سے سجایا گیا ہے جن میں سے ہر پھول اپنی خوبصورتی، افادیت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے اور جس کی خوشبو اور خوبصورتی میں امتداد زمانہ کے ساتھ کمی کی بجائے زیادتی ہی ہوتی چلی جائے گی۔

محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی اس خوبصورت کتاب کے پیش لفظ میں تحریر فرماتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کراچی نے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر ننھے بچوں کے لئے نصاب تیار کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس سلسلہ کی تین کتابیں کونپل۔ غنچہ اور گل منظر عام پر آچکی ہیں۔ اب چوتھی کتاب دس سے تیرہ سال کے بچوں کے لئے گلدستہ کے نام سے تیار ہوئی ہے۔

حقیقت میں یہ کتاب گل ہائے رنگا رنگ کا مجموعہ ہے۔ گلاب کی خوشبو اس میں اس طرح شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کے پہلے پارہ کا نصف آخر، حضرت میر محمد اسحاق کے ترجمہ کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ سیرت آنحضور ﷺ (سوال و جواب کی صورت میں) سیرت خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم کے علاوہ چند تربیتی مضامین سے مزین ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں سیکرٹری اشاعت محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ اور سیکرٹری اصلاح وارشاد محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ کی بھرپور کوشش شامل حال ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء ہائے خیر سے نوازے...

خدا کرے مجاہد مائیں ان کتب سے فائدہ اٹھا کر بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کریں اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے نعرہ "بچے احمدی کی ماں زندہ باد" کی حقیقی حقدار قرار پائیں۔

اس خوبصورت کتابچہ کے بعض مندرجات درج ذیل ہیں۔

توحید۔ رسالت۔ قرآن مجید۔ احادیث۔ نماز۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ احمدیت قدرت ثانیہ۔ نظام جماعت۔ کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ، نظمیں، آداب، ہمارا لباس، ہم سالگرہ کیسے منائیں اس کتاب کے تمام مضامین کو اچھی طرح ذہن نشین کروانے کے لئے ماں اور بچے کی باہم گفتگو کے سادہ طبعی انداز کو اپنایا گیا ہے مثلاً سیرت کے مضمون میں۔

بچہ:- مسلمانوں کی مخالفت کا کیا حال تھا؟

ماں:- وہ تو اسلام کے پھیلنے کے ساتھ دن بدن بڑھ رہی تھی۔ کمزوروں کا حال سب سے خراب تھا۔ ابو جہل نے اپنی لونڈی حضرت زنیرہؓ کو اتنا مارا کہ آنکھیں ضائع ہو گئیں۔ حضرت بلالؓ کو ان کا آقا تپتی ریت پر لٹاتا۔ سینے پر پتھر رکھ دیتا۔ ان کی ٹانگ میں رسی باندھ کر آوارہ لڑکوں کے حوالے کر دیتا جو انہیں مکہ کی پتھریلی زمین پر گھسیٹتے رہتے اور ان کی کھال ادھڑ جاتی۔ گوشت اکھڑ جاتا۔ حضرت خبابؓ کو ظالم ان کی بھٹی سے انگارے نکال کر اس پر لٹا دیتے اور سینے پر سوار ہو جاتے۔ تاکہ کروٹ نہ بدل سکیں۔

کتاب کے آخر میں سالگرہ کے متعلق ایک مفید نوٹ شامل ہے۔

ماں:- آج آپ نے مجھ سے سالگرہ کے متعلق بہت سے سوال کئے تھے۔ اس وقت میں کچھ مصروف تھی۔ آئیے اب میرے پاس بیٹھئے میں نہ صرف صبح کئے ہوئے سارے سوالوں کا جواب دوں گی بلکہ ابھی اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال آئے تو وہ بھی پوچھ لیں۔ پہلی بات تو یہ کہ اگر ہمارے پاس محدود تعداد میں کوئی چیز ہو اور ایک ایک کر کے ختم ہو رہی ہو تو کیا ہم خوش ہوں گے مثلاً لفافے میں سے ٹافیاں یا بٹوے میں سے روپے یہی حساب عمر کے سالوں کا ہے۔ عمر محدود ہے۔ جو سال گزرتا ہے ہماری عمر کا ایک سال کم ہو جاتا ہے اس میں خوشی کی کوئی بھی بات نہیں جو ہم پارٹیاں کریں۔ کیک کھائیں۔ تحفے وصول کریں۔

امید ہے کہ صرف لجنہ کراچی یا جماعت کراچی کے بچے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے افراد جماعت اس خوبصورت گلدستہ سے کماحقہ استفادہ کریں گے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

پروفیسر میاں محمد افضل

محبت کی زنجیر

کیا آپ اپنے ہمسایوں سے متعارف ہیں یا صرف ساتھ والے مکان پہ آویزاں نیم پلیٹ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ایک انگریز مصنف اپنے ہمسایوں کی بات کر رہا تھا۔ اور وہ ذکر تھا آج سے کوئی سو سال قبل کے لندن کا۔ اس نے لکھا کہ اپنے ہمسایہ کو دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ہاں یہ احساس ضرور پیدا ہوتا ہے کہ ساتھ والے مکان میں کوئی صاحب رہتے ہیں۔ اور ان کی موجودگی کا احساس فقط اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ کمرے کی انگیٹھی میں بجھتے ہوئے کوئلوں کو لوہے کی سلاخ سے الٹ پلٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ سلاخ کبھی بے قابو ہو کر ہماری مشترکہ دیوار سے قدرے زور سے ٹکرا جاتی ہے۔ اس وقت مجھے احساس ضرور ہوتا ہے کہ دیوار کی دوسری جانب بھی کچھ لوگ ہیں۔ مگر کون؟ میں نے کبھی جاننے کی کوشش نہیں کی۔ کیسے ہیں وہ لوگ؟ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں کہ ان سے متعارف ہونے کے لئے وقت نکالوں۔ میرے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہے...... یہ تو تھی ایک سو سال پرانی بات مگر آج بھی اکثر یہ دیوار گرائی نہیں جاتی۔ آج تو اور بھی نفسا نفسی کا عالم ہے۔ ہم اپنے میں مگن ہیں اور دوسروں کی خبرگیری کا نہ ہمارے پاس وقت ہے اور نہ ہی اس کا احساس۔ کچھ عرصہ قبل یورپ کے ایک مہذب ملک کے متعلق ایک خبر چھپی۔ کہ ایک بوڑھی عورت ایک مکان میں رہائش پذیر تھی۔ نہ اس کے ہمسایوں کو اس کا علم نہ اس کے رشتہ داروں کو مزاج پرسی کی فرصت۔ ہمسایہ کو اس سے غرض نہ تھی کہ وہ کس حال میں ہے مکان بند ہے تو بھی کسی کو احساس نہ ہوا کہ کیوں بند ہے یا کتنے عرصے سے بند ہے۔ اور پھر ایک روز بُو کا بھبکا ہمسایہ کے گھر تک پہنچا تو اسے کرید ہوئی۔ جستجو ہوئی کہ یہ کیا۔ پولیس کو ٹیلی فون کیا پولیس آئی۔ لوگ اندر پہنچے تو ایک متعفن۔ گلی سڑی لاش نے ان کا استقبال کیا۔ نہ جانے اسے کیا ہوا۔ کب وہ اللہ کو پیاری ہوگئی۔ نہ کوئی بیمار پرسی کرنے والا نہ کوئی آنسو بہانے والا۔ لاش نہ جانے کب سے پڑی تھی مگر کسی ہمسایہ کو معلوم نہ ہو سکا۔ اب اس قسم کے واقعات اور ایسی کیفیت صرف مغربی ممالک سے ہی متعلق نہیں رہی۔ بلکہ ہمارے ہاں بھی کچھ اسی قسم کے نظارے نظر آنے لگ گئے ہیں۔

نظاروں کی بات ہوئی تو آیئے آپ کو ایک اور نظارہ دکھائیں۔ افریقہ کا ایک دور افتادہ علاقہ۔ الگ تھلگ سا علاقہ۔ ایک چھوٹا سا گاؤں چند گھر۔ شہر سے دور دراز۔ نہ کوئی سڑک نہ راستہ۔ جنگل ہی جنگل۔ مچھروں کی بہتات۔ جنگلی جانوروں کی یلغار۔ ان گھروں کے چند سیاہ فام' بظاہر بدصورت مگر بڑے ہی حسین دلوں کے مالک' چند لوگ۔ دوسری دنیا سے الگ تھلگ۔ نہ مہذب دنیا سے متعلق نہ غیر مہذب سے۔ اپنی ایک دنیا بسائے ہوئے۔ بھلا ان کو دوسروں کے دکھ درد سے کیا واسطہ ہو سکتا ہے۔ یقیناً اپنے حال میں مگن ہوں گے۔ لیکن کیا واقعی یہ غیر متعلق ہیں؟ کیا واقعی ان کا باہر کی دنیا سے رابطہ نہیں؟ نہیں آج کی دنیا میں رابطوں کے نئے نئے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ برقی لہروں کو تو نہ جنگل نہ کوئی ٹوٹی پھوٹی سڑک وہاں پہنچنے سے روک سکتی ہے۔ نہ اس میں مچھروں کی یلغار نہ درندوں کی بھیانک آوازیں حائل ہو سکتی ہیں۔ ٹیلی ویژن کے انٹینا یہاں بھی نظر آتے ہیں اور اس زمانہ کی نئی لوہے کی چھتریاں' جنہیں ہم لوگ بڑے فخر سے اپنے مکانوں کی اونچی سے اونچی چھت پر نمائش کے لئے نصب کرتے ہیں تا ہمارے ہمسایوں پہ ہماری امارت کا رعب پڑ سکے' وہ ڈش انٹینا یہاں بھی نظر آرہے ہیں۔

آیئے ان لوگوں کا ذرا قریب سے مطالعہ کریں۔ ظاہری لحاظ سے باہر کی دنیا سے بہت مختلف۔ رنگت میں نہ یورپ کے گورے لوگوں سے تعلق نہ ایشیا کے گندمی لوگوں سے۔ نہ چہرے کے نقوش کسی اور ملک کے لوگوں سے ملتے جلتے۔ نہ موٹے موٹے ہونٹ' گھنگھریالے بال انہیں کسی اور قوم کے قریب کرتے ہیں۔ یقیناً یہ اپنی الگ بستی بسائے ہیں۔ اپنے حال میں مست ہیں انہیں باقی دنیا سے کیا تعلق۔ لندن کے مکین اپنے ہمسایوں کو نہیں جانتے تو یہ جو دنیا کے ایک کونے میں بیٹھے ہیں۔ جنگلوں سے گھرے اور مچھروں سے اٹے ہوئے ایک الگ تھلگ علاقہ میں بیٹھے ہیں' انہیں بھلا دوسروں سے کیا واسطہ۔ لیکن ایک روز ایک عجیب بات ہوئی۔ دنیا کے ایک کنارے سے مشرق کے ایک ملک کے ایک چھوٹے سے قصبے میں چند بزرگوں کی آزادی پر شب خون مارا گیا۔ آزادی سلب ہوئی۔ زبان بندی کا حکم دیا گیا۔ مگر جب ایک چھوٹا سا لفظ' معصوم سا لفظ ایک نوک قلم سے فرط محبت میں اچھل پڑتا ہے تو ایک ہنگامہ بپا کر دیا جاتا ہے۔ ان اللہ والوں کے ہاتھوں کو' جو ہمیشہ دعا کے لئے اٹھتے رہے' ہتھکڑیاں پہنا دی جاتی ہیں۔ انہیں جیل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ مگر یہ سانحہ ایسا نہیں' یہ واقعہ ایسا نہیں کہ بس اخبار میں چھپ گیا۔ چند لوگوں نے دکھ کا اظہار کیا اور پھر سب خود فراموشی کے عالم میں گم ہو گئے۔ یہ بزرگ ایک ایسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک ایسے امام سے وابستہ ہیں جو اپنے پیاروں کا غم شدت سے محسوس کرتے ہیں جن کا درد مند دل ایسے سانحہ پہ ایک کرب کی کیفیت محسوس کرتا ہے اور ان کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھ جاتے ہیں سو ایسا ہی ہوا۔ حضرت امام کی دل کی گہرائیوں سے اللہ کے حضور ایک دردمندانہ التجا اٹھی۔ ایسی التجا جس کو بلند ہوتے ہوئے شرق و غرب میں بہت سوں نے دیکھا۔ ایک کرب کا اظہار۔ ایک دکھ کی کیفیت۔ یہ درد سے بھری' عاجزانہ التجا کچھ اس انداز میں ایک بے جان بے حس مشین کے سامنے آئی کہ وہ اپنی ساری بے حسی کے باوجود تھرتھرا اٹھی اور یہ تھرتھراہٹ اور کرب و غم کی کیفیت برقی لہریں افریقہ کے اس دور افتادہ چھوٹے سے گاؤں تک لے گئیں۔ سیاہ چہروں کے پیچھے چھپے ہوئے چمکتے ہوئے دل کچھ ایسے متاثر ہوئے کہ وہ اپنا غم والم بھول گئے۔ انہیں فقط اتنا یاد رہا کہ ان سے کوئی سات' آٹھ ہزار میل دور بیٹھے ہوئے ان کے بھائی ایک دکھ میں مبتلا کر دئے گئے۔ اور ان کے امام شدت درد میں ایک التجا بن گئے۔ ایک ایسی التجا جو دل ہلا دے ایسی دعا جو تاثیر طلب کرے۔ ہزاروں میلوں کے فاصلے سمٹ گئے۔ نادیدہ مگر اپنے لوگوں کے لئے یہ پیارے پیارے ہاتھ اٹھ گئے۔ آنکھوں سے آنسو کی جھڑی برسنے لگی۔ لب تھرتھرانے لگے۔ دعائیں سوئے آسماں اٹھنے لگیں۔ ایک کرب ایک درد جو اٹھا ہزاروں میل سے ویسا ہی محسوس ہو رہا ہے یہاں۔ یہاں افریقہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں۔ سسکیاں اور آنسو۔ آہیں اور التجائیں ایسی کہ گویا اپنے بہت ہی عزیز بہت ہی قریبی کسی مشکل میں مبتلا ہیں۔ نہ رنگ و نسل حائل۔ نہ فاصلے اور دوریوں کی خلیج۔ کہتے ہیں یہ لوگ کہ ہزاروں میل دور دوستوں کا غم بانٹ رہے ہیں۔ کیا یگانگت ہے۔ کیا اپنائیت۔ کیسے پروئے ہوئے ہیں یہ لوگ ایک لڑی میں۔ کیسے باندھے ہوئے ہیں اللہ کی رسی میں!

ارشاد احمد حقانی

مذہب کو ایک منفی قوت نہ بنائیے

مذہب کے بارے میں ہمارے قومی رویئے میں جو کجی اور غلطی اور خرابی در آچکی اور پائی جاتی ہے اس کا بدیہی اور ناقابل انکار ثبوت یہ ہے کہ اس وقت مذہب ہماری زندگی میں ایک منفی عامل کے طور پر بہت زیادہ نمایاں ہو رہا ہے۔ مذہب اور دین مثبت قوتیں اور تعمیری جذبے ہیں ان کی روح کو سمجھ کر ان سے وابستگی کا اظہار کیا جائے تو ان سے سراسر مثبت اور تعمیری نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ اسلام سلامتی کا دین ہے۔ رضائے الٰہی کے آگے جھکنے کا دین ہے۔ فلاح و خیر کا پیغام ہے۔ انسان دوستی کا مظہر ہے۔ تحمل و برداشت کا پیغامبر ہے۔ احترام آدمیت کا درس ہے عفو و درگزر کا سبق ہے برداشت اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں ایک بڑے مذہبی طبقے نے مذہب کو نفرت' دشمنی' تنگ نظری' تشدد' عدم برداشت' محاذ آرائی اور قتل و غارت گری کے ہم معنی بنا کر رکھ دیا ہے۔ مذہبی فرقہ واریت اس وقت اپنے پورے عروج پر ہے کہیں شیعہ سنی کا جھگڑا ہے کہیں بریلوی اور دیوبندی اور اہل حدیث کا اختلاف ہے اور کہیں دوسرے مذاہب سے شدید محاذ آرائی کے پیدا کردہ مسائل ہیں۔ اہل مذہب کی بہت بڑی اکثریت بدقسمتی سے ایک منفی قوت بن چکی ہے۔ اہل مذہب کے اندر راسخون فی العلم کی کمی نہیں لیکن وہ پس منظر میں جا چکے ہیں قیادت ان کے ہاتھ میں نہیں رہی ان کی راہنمائی کو کوئی اہمیت نہیں دی جا رہی اس کی بجائے مذہب کو بقول اقبال فی سبیل اللہ فساد کا ذریعہ بنانے والے دندناتے پھر رہے ہیں مسلمان مسلمان سے دست و گریبان ہے۔ کفر سازی کے جھکڑ چل رہے ہیں۔ فقہی اور مسلکی اختلاف کی وجہ سے اپنے ہی بھائیوں کے گلے کاٹے جا رہے ہیں اور انہیں کلاشنکوف کی گولیوں سے بھونا جا رہا ہے۔ یہ رقص دیوانگی اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ اس کے خلاف آواز اٹھانا بھی مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ ایک خیال یہ ہے کہ قومی سیاسی حالات میں حالیہ تغیرات کی وجہ سے چونکہ قومی زندگی میں اہل مذہب کا کردار بہت کم ہو گیا ہے اس لئے وہ اپنی اہمیت بنانے اور جتلانے کے لئے نت نئے محاذ کھول رہے ہیں۔ وفاقی وزیر قانون نے توہین رسالت کے قانون کے حوالے سے ڈبلن کے اخبار کو کوئی بیان دیا یا نہیں دیا اور اگر دیا تو کیا کہا اور جو کچھ کہا وہ کس قدر قابل اعتراض تھا' ان ساری باتوں کے بارے میں ابہام پایا جاتا ہے۔ اور صورتحال واضح نہیں۔ لیکن اگر کوئی بات وہاں ایسی کہی گئی تھی جس پر کسی حلقہ کو

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ڈاکٹر حامد الغابد کا دورۂ افغانستان

تنظیم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر حامد الغابد اور ان کے وفد کے کابل پہنچنے کا جو وقت مقرر کیا ہوا تھا اس سے چند گھنٹے پہلے ہی وہ کابل پہنچ گئے۔ ان کے فیصلے کے بدلنے کی وجہ یہ تھی کہ صدر ربانی اور وزیر اعظم حکمت یار کے گروہوں نے ایک دوسرے پر فائرنگ کر کے ۷۰ کے قریب افراد ہلاک اور سو کی تعداد میں زخمی کر دیئے۔ ڈاکٹر حامد الغابد کو دونوں فریقوں نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ انہیں کابل پہنچنے کے لئے محفوظ راستہ دیا جائے گا لیکن دونوں کی آپس میں ایک دوسرے پر فائرنگ کے متعلق نہیں کہا جا سکتا تھا کہ کیا نتیجہ نکلے گا۔ کیونکہ جس شدت کی فائرنگ کی جا رہی ہے اس میں اس بات کا خیال رکھنا کہ کسی کو کسی خاص منزل مقصود تک آنا ہے مشکل ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر حامد الغابد چاہتے ہیں کہ اپنے اس دورے کے دوران کابل میں مستقل امن کے قیام کی بنیاد رکھیں انہیں اس بات پر افسوس ہے کہ پہلے معاہدے ٹوٹتے رہے ہیں اور جنگ بندی ہو جانے کے باوجود بھی دوبارہ ایک دوسرے پر فائرنگ کی جاتی رہی ہے۔ اس سے پہلے بعض دیگر اسلامی ممالک انفرادی طور پر کوشش کر چکے ہیں کہ افغانستان میں مکمل طور پر تمام دھڑے آپس میں مل کر افغانستان کی تعمیر نو کریں لیکن یہ کوششیں ناکام ہو جاتی رہی ہیں۔ ڈاکٹر حامد الغابد نے اس دورے سے قبل بعض افغانی رہنماؤں سے گفت و شنید کی ہے اور اس گفت و شنید کے نتیجہ میں ہی انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر انہیں لمبے عرصے تک افغانستان میں رکنا پڑا تو وہ رکیں گے اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں گے کہ وہاں امن قائم ہو گیا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۷۹

1-Mrs.suwarni w/o Abdullah

پیشہ تجارت عمر..... بیعت ۱۹۷۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مع زمین کا ۱/۲ حصہ مالیتی ۔ ۰۰۰'۰۰۰'۱۵۔ روپے (۲) مکان کا ۱/۲ حصہ مالیتی ۔ ۰۰۰'۰۰۰'۴۔ روپے (۳) موٹر سائیکل وسپا اور سائیکل مالیتی۔ ۰۰۰'۹۰۰۔ روپے (۴) سرمایہ تجارت۔ مالیتی ۰۰۰'۰۰۰'۵۔ روپے (۵) حق مہر پچاس ہزار روپے (۰۰۰'۵۰ روپے) کل جائیداد مالیتی ۰۰۰'۲۴۹۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۰۰۰'۱۵۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۰۰۰'۴۵۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Suwarni انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱

Ahmad Basyar B.Sc s/o Curu Wiratmuja

گواہ شد نمبر۲ Dwilestari پسر موصیہ

مسل نمبر ۲۹۵۸۰ میں عبداللہ ولد Yayakartana پیشہ تجارت عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۷۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان کا ۱/۲ حصہ مالیتی۔ ۰۰۰'۰۰۰'۱۵۔ روپے (۲) مکان کا ۱/۲ حصہ مالیتی۔ ۰۰۰'۰۰۰'۴۔ روپے (۳) زمین کا ۱/۲ حصہ مالیتی۔ ۰۰۰'۰۰۰'۴۔ روپے (۴) ۱/۲ حصہ موٹر سائیکل و سائیکل مالیتی ۹۰۰۰۰۰ روپے (۵) سرمایہ تجارت ۵ ملین روپے (۰۰۰'۰۰۰'۵ روپے) اس وقت مجھے مبلغ ۰۰۰'۶۵۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ ۰۰۰'۴۵۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبداللہ انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱

Ahmad basyar B.Sc s/o cucu wiratmuja

گواہ شد نمبر۲ Dwilestari پسر موصی

مسل نمبر ۲۹۵۸۱

I Muchammad Shaleh s/o Achmad Suparman

پیشہ پنشنر عمر ۶۱ سال بیعت ۱۹۵۳-۱۱-۱۰ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ ۱۴۰ مربع میٹر مالیتی۔ ۰۰۰'۰۰۰'۱ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۔ ۳۰۰'۲۲۱ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۵

اعتراض تھا تو حکومت اور متعلقہ وزیر کی تردید اور وضاحت کے بعد معاملہ صاف ہو جانا چاہئے تھا اور کسی احتجاجی تحریک کا راستہ اختیار کرنے کا جواز باقی نہ رہتا تھا لیکن حکومت کی پے در پے تردیدوں کے باوجود ہنگامہ آرائی جاری رہی۔ کابینہ نے جس بات کی منظوری دی تھی وہ صرف یہ تھی کہ توہین رسالتؐ کے ارتکاب پر یا ارتکاب کے الزام پر فوری مقدمہ درج کرنے کی بجائے پہلے کوئی مجاز عدالت یہ جائزہ لے گی کہ آیا بادی النظر میں کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے یا نہیں۔ اگر عدالت مطمئن ہوئی کہ توہین رسالتؐ کے قانون کے تحت کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے تو وہ مقدمہ قائم کرنے کی ہدایت اور اجازت دے گی۔ توہین رسالتؐ کی سزا میں کوئی کمی پیش نظر نہ تھی۔ جو طریقہ کار تجویز کیا جا رہا تھا وہ موجودہ طریق کار سے بہتر تھا اور اس پر اعتراض کی گنجائش نہ تھی۔ طریق کار میں تبدیلی اس لئے مطلوب تھی کہ موجودہ طریق کار کے تحت قانون کے غلط استعمال کا اندیشہ بہت زیادہ پایا جاتا تھا۔ توہین رسالتؐ کی سزا میں کمی کا کوئی تصور کسی مسلمان کے ذہن میں نہیں آ سکتا لیکن مجوزہ تبدیلی کے مضمرات پر غور کئے بغیر احتجاج اور تحریک کا راستہ اختیار کر لیا گیا۔ عدالتوں کو دباؤ میں لانے کا ایک نیا طریقہ بھی حال ہی میں ایجاد ہوا ہے۔ اپنے مقدمات کی سماعت اپنی مرضی کے وقت پر کرانے کے لئے عدالت عظمیٰ کے باہر دھرنا دینے کا سلسلہ اب چل پڑا ہے۔ اور عدلیہ کی آزادی کے علمبردار ہونے کے مدعی دباؤ کے اس طریقے پر کوئی احتجاج نہیں کر رہے۔ دباؤ کا یہ نیا حربہ ایک سیاسی حلقے نے بھی اختیار کیا ہے اور ایک مذہبی حلقے نے بھی۔ مذہب کے حوالے سے ہمارے معاشرے میں تشدد اور عدم تحمل کا جو رجحان حد سے تجاوز کر چکا ہے مذکورہ رویہ بھی اس کا مظہر ہے۔ اس رویئے کی ایک اہم وجہ جنرل ضیاء الحق کے دور میں ایک مخصوص قسم کی مذہبیت کو فروغ ملنا ہے۔ جنرل مرحوم نے دین کی فلاحی تعلیمات پر عملدرآمد کی تو کوئی خاص کوشش نہ کی عدل اجتماعی کے تقاضوں کی تکمیل کی نہ صرف کوئی فکر نہ کی بلکہ ان حلقوں کی حوصلہ افزائی کی جو ملک میں ایک ظالمانہ معاشی اور معاشرتی نظام برقرار رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔ جنرل صاحب معاشرے کے مراعات یافتہ اور عوام دشمن حلقوں کے فطری حلیف تھے۔ انہیں اپنی حکومت کا بہت بڑا ستون اور سہارا سمجھتے تھے۔ انہوں نے اہل مذہب کو بھی اپنے مقاصد کے لئے بھرپور طریقے سے استعمال کیا اور ایک خاص قسم کی مذہبی شدت پسندی کو ہوا دینے کا باعث بنے۔ جس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ مذہبی فرقہ واریت اور منافرت تمام حدوں کو پار کر رہی ہیں۔ مذہب ہمارے معاشرے میں بالعموم تحمل و برداشت اور مثبت رویوں کا مظہر نہیں رہا، منفی رویوں کا عکاس بن چکا ہے۔ اور یہ بالکل درست ہے کہ پاکستان کی جدید نسل کا بڑا حصہ اہل مذہب کے طور طریقوں سے متنفر اور بیزار ہو رہا ہے۔ اہل مذہب اگر دین سے وابستگی کے دعوؤں میں مخلص ہیں تو انہیں اپنی موجودہ روش کے مضمرات پر غور کرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ ان کی افسوسناک سرگرمیوں کی وجہ سے نئی نسل اور پاکستان کے عوام کی اکثریت خود نفس مذہب ہی سے بیزار ہو جائے۔ حکومت' اہل دانش' پریس' سیاسی راہنماؤں اور سنجیدہ اہل مذہب کو موجودہ منفی مذہب رویوں کے خلاف مزاحمت کرنی چاہئے اور ان کے دباؤ کے آگے ہتھیار ڈال دینے سے انکار کرنا چاہئے۔ ہم پاکستان کے اہل مذہب سے دردمندانہ اپیل کریں گے کہ آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں۔

اگر ان کا موجودہ رویہ جاری رہا تو نہ صرف ملک اور معاشرے کو بے پناہ نقصان پہنچے گا بلکہ مذہب اور اہل مذہب کی بے وقاری کی صورت بھی اختیار کر لے گا۔ خدا کے لئے ہوش مندی کا دامن تھامیں۔ اپنے اپنے پیروکاروں کو مذہبی تشدد پر ابھارنے سے گریز کریں اور دین کی ارفع تعلیمات کو حرز جان بنانے کی راہ اختیار کریں۔ اسلام نے لکم دینکم ولی دین کا جو فلسفہ سمجھایا ہے اس کی معنویت پر غور کر کے اہل مذہب کو اپنے طرز عمل کی اصلاح کرنی چاہئے۔

(روزنامہ جنگ ۱۵- جولائی ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۶

انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Muchamad Shaleh انڈونیشیا گواہ شد نمبرا AhmadRasyidis/oMadIdnus گواہ شد نمبر۲ Masykurullah Achmady پسر موصی

مسل نمبر ۲۹۵۸۲

i-Kasdans/oNurdasan

پیشہ پشنر عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۳-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۶۰٬۰۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Kasdan انڈونیشیا گواہ شد نمبرا Mohammadmahris/oSumardi انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Elan Jauharis/okukman انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۵۸۳

I- Mrs. Atikah. M.S w/o MuchammadSholeh

قوم .... پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۵۷-۲-۸ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ایک لاکھ روپے (۱۰۰٬۰۰۰ روپے) اس وقت مجھے مبلغ ۵۰٬۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs.Atikah.m.s انڈونیشیا گواہ شد نمبرا AhmadRasyidis/oMadIdrus گواہ شد نمبر۲ Masykurullah Achmady پسر موصیہ

مسل نمبر ۲۹۵۸۴

میں Sayangi s/o Sando پیشہ پنشنر عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۶۶ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۹-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان واقع انڈونیشیا مالیتی ۔ ۲٬۰۰۰٬۰۰۰۔ روپے (۲) زمین برقبہ ۱۸۰ مربع میٹر مالیتی ۸۰۰٬۰۰۰۔ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو لاکھ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Sayangi انڈونیشیا گواہ شد نمبرا Encamg Jarkasih s/o Er As Ruchimat انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Rd.Ma'muks/oAlHajIdris انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۵۸۵

I-Dr Jamal uddin zia s/o Late Dr Ziauuddin

پیشہ ڈاکٹر عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمال منزل محلہ مشرقی کھاریاں گجرات حال گوئٹے مالا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۔ ۱۹۹۲ ڈالر ماہوار بصورت بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Dr. Jamal uddin Zia گوئٹے مالا گواہ شد نمبرا محمد اکرم عمر وصیت نمبر ۲۳۷۲۱ گواہ شد نمبر۲ وسیم احمد ظفر وصیت نمبر ۲۵۸۰۵

مسل نمبر ۲۹۵۸۶

میں آصفہ ضیاء زوجہ ڈاکٹر جمال الدین ضیاء پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمال منزل محلہ مشرقی کھاریاں گجرات حال گوئٹے مالا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۱۲-۲۰۱ گرام (۲) ویڈیو کیمرہ مالیتی ۰۰۰ ڈالر (۳) ایک لاکھ روپے حق مہر اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰ ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آصفہ ضیاء گوئٹے مالا گواہ شد نمبرا ڈاکٹر جمال الدین ضیاء خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ وسیم احمد ظفر وصیت نمبر ۲۵۸۰۵

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبد الحمید صاحب صدر محلہ بشیر آباد تقریباً ۲ ماہ سے بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نعم البدل

○ مکرم احمد عرفان صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۴-۷-۵ کو بیٹا عطا فرمایا جو چند روز زندہ رہنے کے بعد بقضاء الٰہی وفات پا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

ترسیل پرچہ جات امتحان انصار اللہ پاکستان

○ مجلس انصار اللہ کے خصوصی سہ ماہی مرکزی امتحان بسلسلہ "خسوف و کسوف" کے پرچہ جات تمام زعماء / زعماء اعلیٰ کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس میں اب تک موصول نہ ہوئے ہوں تو مرکز کو لکھ کر منگوالیں اور زعماء کوشش کریں کہ سب انصار اس امتحان میں شریک ہوں۔

۳۱- جولائی ۹۴ء حل شدہ پرچے مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

شعبہ تحریک جدید

○ مجلس انصار اللہ کے ہر رکن سے تین سوال

۱- کیا آپ اور آپ کے سب اہل و عیال تحریک جدید کے مالی جہاد میں معیاری وعدہ کے ساتھ شامل ہیں؟ (معیاری وعدہ سال بھر میں ایک ماہ کی آمد کا کم از کم پانچواں حصہ ہے)

۲- کیا آپ سب کا وعدہ آپ کی مالی وسعت کے مطابق ہے؟

۳- کیا آپ اپنے وعدہ کی سو فیصد ادائیگی کر چکے ہیں؟

(قیادت تحریک جدید)
مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ

مکرم ڈاکٹر نوری صاحب کی ربوہ آمد

○ مکرم ڈاکٹر ایم مسعود الحسن نوری صاحب FACC (USA), FRCP Edinburg ہارٹ سپیشلسٹ مورخہ ۲۹- اور ۳۰- جولائی ۹۴ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورتمند احباب سے گذارش ہے کہ وہ مورخہ ۲۷- جولائی ۹۴ء تک ہسپتال ہذا کے جنرل ڈیوٹی میڈیکل آفیسر صاحبان سے مکرم ڈاکٹر نوری صاحب سے علاج معالجہ کے لئے وقت حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ ۱

نگرانی کے انتظامات سے منسلک رہے دیگر کئی تعمیرات میں آپ نے خدمات انجام دیں۔

۱۹۷۴ء میں آپ صدر عمومی تھے۔ ۱۹۷۵ء میں آپ نائب ناظر ضیافت اور نائب افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے۔ وفات کے وقت آپ بطور نائب افسر جلسہ سالانہ خدمات انجام دے رہے تھے۔

موصوف نہایت محنتی، ذمہ دار اور فرض شناس کارکن تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

احباب سے آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہومیوپیتھی کی ضرورت اور فہم اب عام ہے لہٰذا آپ کو گھریلو ڈسپنسری کی ضرورت ہے
ایک بڑی کتاب کے سائز کا بکس جس میں ایکونائٹ، بیلاڈونا، آرسینک، سلفر اور پلسٹلا وغیرہ جیسی 48 اہم ادویات کے علاوہ بخار زکام، پیٹ کی خرابی اور سر درد وغیرہ کیلئے تیار نسخے بھی موجود ہیں قیمت /۵۰۰ ڈاک خرچ
نیز اضافی قیمت کے ساتھ ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی انتہائی اہم اور آسان کتاب ہومیو گائیڈ اور میٹریا میڈیکا بھی ساتھ منگوائی جا سکتی ہیں۔
فون: 04524-771 / 04524-212283
فیکس: 04524-212299
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر زبیر ہومیو) گولبازار ربوہ

خبریں

ربوہ: 19- جولائی-1994ء
کل سے بادل ہیں۔ حبس جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں قیامت خیز بارش سے مزید تباہی ہونے سے ۲۰۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ درجنوں مکان گر گئے۔ شہر کو آفت زدہ علاقہ قرار دینے پر غور کیا جارہا ہے۔ نشیبی علاقوں میں کئی کئی فٹ پانی بھر گیا۔ مسلسل بارش کی وجہ سے کئی علاقوں میں امدادی کارروائیاں شروع نہیں کی جاسکیں۔ بجلی اور مواصلات کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ دست' قے اور کھانسی سمیت کئی وبائی امراض پھوٹ پڑے۔

○ کراچی میں ۱۷۔ دن میں ۱۱۔ انچ بارش ہوئی ہے جس سے بارش کے تمام سابقہ ریکارڈ ٹوٹ گئے ہیں۔

○ سرحد پار بالائی علاقوں میں دریائے جہلم ستلج چناب اور دریائے راوی کے طاس میں موسلا دھار بارشوں کا نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے جس کے نتیجہ میں چاروں دریاؤں میں تباہ کن سیلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگلے ۳۶ گھنٹوں میں دریائے جہلم میں طغیانی کا امکان ہے۔ منگلا ڈیم کے عملے کو چوکس کر دیا گیا ہے۔

○ جیکب آباد' میرپور خاص اور سانگھڑ میں بارشوں سے تباہی ہونے سے سینکڑوں مکانات گر گئے۔ بہت سے مویشی ہلاک اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔

○ دریائے سندھ نے کچے کے ہزاروں دیہات کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ سکھر بیراج کو خطرہ لاحق ہو گیا۔ چناب میں اونچے درجے کے سیلاب سے وزیر آباد تحصیل کو خطرہ پیدا ہو گیا۔ ہیڈ مرالہ کے تمام دروازے کھول دیئے گئے۔ شمالی علاقوں کے لئے تمام پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ ٹرینوں کی آمدورفت میں ۷۔۷ گھنٹے کی تاخیر ہو گئی۔

○ برازیل نے اٹلی کو ہرا کر فٹ بال کا ورلڈ کپ جیت لیا۔ دنیا بھر میں اس سب سے زیادہ مقبول کھیل کا ورلڈ کپ امریکہ میں جاری تھا جس کا نقطہ عروج فائنل میچ تھا۔ ۲۴ سال کے بعد برازیل چوتھی بار ورلڈ چیمپئن بن گیا۔ مقررہ وقت اور فالتو وقت میں دونوں میں سے کوئی ٹیم گول نہ کر سکی آخر کار پینالٹی ککس پر فیصلہ ہوا۔ برازیل میں لوگوں نے دیوانہ وار رقص مسرت کیا۔ اٹلی میں صف ماتم بچھ گئی۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ مردم شماری گرینڈ تبدیلی کے بعد ہو گی۔ یاد رہے کہ حکومت نے اکتوبر میں مردم شماری کا اعلان کیا ہے۔ پیر صاحب نے کہا کہ تبدیلی راستے میں ہے رکے گی نہیں۔ جتنے دن حکومت کے نصیب میں ہیں وہ پورے کرے گی۔ فیملی پلاننگ یا احتساب ہوا تو مارشل لاء آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ منظور وٹو سے مسلم لیگ کے اتحاد پر بات چیت ہوئی ہے۔

○ صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ بھارتی جنگی تیاریاں تشویشناک ہیں پاکستان اپنی سلامتی سے غافل نہیں رہ سکتا بھارتی میزائل پاکستان ہی نہیں امریکہ تک مار کر سکتے ہیں پاکستان اسلحہ کی دوڑ میں شامل نہیں ہونا چاہتا لیکن اسے اپنی سلامتی کے لئے ایسا کرنا پڑ رہا ہے۔ ایک امریکی مصنف کی کشمیر کے بارے میں کتاب کی تقریب رونمائی کے موقع پر انہوں نے کہا بھارت کو غلط فہمی ہے کہ اس نے مشرقی پاکستان میں جو کچھ کیا کشمیر میں بھی وہی کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

○ پنجاب کابینہ نے بھرتی پر پابندی جاری رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ ۱۶۔ ہزار خالی آسامیوں کو فاضل سٹاف کے ذریعے ایڈجسٹ کر دیا جائے گا۔ نیاز بیگ میں ہر گھر میں تلاشی ہو گی۔

○ دم دار ستارے شومیکر SHOW MAKER کے چار ٹکڑے مشتری سے ٹکرا چکے ہیں۔ تیسرا ٹکڑا ٹکرانے سے ایک لاکھ ہائیڈروجن بموں کی طاقت کا دھماکہ ہوا۔ تین تین کلو میٹر لمبے دو سب سے بڑے ٹکڑے کسی بھی لحہ ٹکرانے والے ہیں۔ شومیکر کا سب سے بڑا ٹکڑا ٹکرانے سے پیدا ہونے والی روشنی نے مشتری کو بھی چندھیا دیا۔ ابر آلود فضا میں الچل مچ گئی۔ سب سے شدید دھماکہ ابھی ہو گا۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ میں پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کے درمیان پل کا کردار ادا کرنا چاہتا ہوں۔ صدر نے اس مقصد کے لئے الطاف حسین کو خصوصی پیغام بھیج دیا ہے۔ ایم کیو ایم کے مسٹر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ بات کچھ آگے بڑھی ہے مگر نتائج کا انحصار وزیر اعظم کے رویہ پر ہے۔ مسلم لیگ نے لانگ مارچ کی دعوت دی تو غور کریں گے۔

○ امریکہ نے ایک بار پھر کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل ہونا چاہئے۔ عرصہ گذر جانے کے بعد یہ پیچیدہ مسئلہ حل نہیں ہوا۔

○ چین نے مسئلہ کشمیر پر ثالثی کی پیشکش کر دی ہے۔

○ وزیر اعظم کی ہدایت پر گھی کی قیمت ۳۱ روپے کلو کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس فیصلے پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔

○ مہران بینک سکینڈل کے لئے قائم کردہ عدالتی کمیشن نے کارروائی شروع کر دی ہے۔ دستاویزات جمع کرانے کے لئے ۳۱۔ جولائی کی تاریخ دے دی گئی۔

○ سندھ میں بینکوں کے بارے میں خصوصی عدالت نے مہران بینک کے ڈائریکٹر کے خلاف ایف آئی اے کی تحقیقات پر عدالت نے عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سابق سپیکر صاحبزادہ فاروق نے کہا ہے کہ ۱۹۸۵ء سے اب تک تمام اسمبلیوں کی تشکیل میں ایجنسیوں کا ہاتھ تھا۔ تمام اسمبلیاں فوجیوں کو سلیوٹ کرنے کے بعد بنیں حقیقی سیاست دان وہ ہوتا ہے جسے جرنیل سلیوٹ کریں۔

○ اپوزیشن کا متحدہ محاذ ناکام بنانے کے لئے حکومت نے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ وزیر اعظم نے وفاقی وزراء کے علاوہ پنجاب سندھ اور سرحد کے گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کو خصوصی ہدایت جاری کر دیں۔ مختلف جماعتوں کے ساتھ رابطے شروع کر دیئے گئے۔

○ جماعت اسلامی ماناوالہ کے امیر رانا مشتاق کو قتل کر دیا گیا۔ قتل کی وجہ پرانا تنازعہ بتایا جاتا ہے جس پر اب تک تین افراد قتل ہو چکے ہیں۔

○ انٹی کرپشن ٹیم نے دادو کے مجسٹریٹ درجہ اول کو گرفتار کر لیا۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ میں بعض صحافیوں کے ہاتھوں بلیک میل ہونے کو تیار نہیں ہوں۔ میں کچھ کہتا ہوں صحافی کچھ چھاپ دیتے ہیں۔ اس پر صحافیوں نے کہا کہ ہمارے پاس ٹیپ موجود ہیں۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ میں آپ سے بحث نہیں کرنا چاہتا آپ کا جو دل چاہے کریں۔

○ ہائی کورٹ کے جسٹس ٹوانہ نے بینظیر بھٹو اور نواز شریف کو جاری کردہ نوٹس ڈسچارج کر کے پلاٹ کیس ختم کر دیا ہے۔

○ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ دینی جماعتوں کو اقتدار سے دور رکھنے کے لئے مختلف قوتیں کام کر رہی ہیں۔

○ فوجی قافلے اور کیمپ پر حملے کے نتیجے میں مجاہدین نے بھارتی کرنل سمیت ۸ فوجی ہلاک کر دیئے۔

○ فلسطینی علاقوں کی خودمختاری کے بعد پہلی بار فلسطینی پولیس اور اسرائیلی فوج کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا جس کے نتیجے میں پانچ فلسطینی ہلاک اور ۱۰۰ کے لگ بھگ زخمی ہو گئے۔ سترہ اسرائیلی فوجی زخمی ہوئے۔ فلسطینیوں نے پارکنگ میں کھڑی ہوئی ۴۰۔ اسرائیلی بسوں کو نذر آتش کر دیا اسی طرح ایک اسرائیلی پولیس سٹیشن کو بھی جلا دیا۔ یہ ہنگامہ اس چیک پوسٹ پر ہوا جہاں سے روزانہ ۱۵۔ ہزار کے قریب فلسطینی کام کے لئے اسرائیل جاتے اور شام کو واپس آتے ہیں۔ عینی شاہدوں کا خیال ہے کہ فلسطینی پولیس اور اسرائیلی فوج نے ہنگامہ سے گھبرا کر فائرنگ کر ڈالی۔

○ روانڈا میں باغیوں نے ایک پناہ گزین کیمپ پر حملہ کر کے سینکڑوں پناہ گزینوں کو ہلاک کر دیا۔

ضرورت ڈرائیور

ایک تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔
مقامی صدر / امیر کی سفارش سے فوری طور پر رابطہ کریں۔
راجہ نثار احمد
منیجر باٹا شوز سٹور امین بازار سرگودھا
فون گھر 61987

آسامیاں خالی ہیں

وارئیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کو درج ذیل آسامیاں پر کرنے کے لئے تجربہ کار محنتی اور دیانت دار افراد کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں امیر صاحب ضلع کی تصدیق سے فرم کے برانچ آفس واقع کہکشاں کالونی ساہیوال روڈ ربوہ میں مورخہ ۹۴-۷-۲۹ تک پہنچادیں اور انٹرویو کے لئے مندرجہ بالا پتہ پر مورخہ ۹۴-۷-۳۰ کو ۱۰ بجے صبح تشریف لائیں۔

۱۔ کیشیئر۔ کسی لمیٹڈ یا پرائیویٹ لمیٹڈ فرم میں کام کا کم از کم ۴ سال کا تجربہ
۲۔ فیکٹری سپروائزر۔ لیبر سے کام لینے کا ۴ سالہ تجربہ
۳۔ سیلز سپروائزر۔ تجربہ کم از کم ۴ سال ۴۔ سیلز مین۔ صابن کی سیل کا کم از کم ۶ سال کا تجربہ

وارئیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ ہیڈ آفس 580/B پیپلز کالونی فیصل آباد